"پیغام صلح" میں سادہ زندگی کا مطالبہ اور تحریک وصیت

تحریک جدید کے ذریعہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت سے جو اہم مطالبات فرمائے ہیں۔ اُن کی اساس آپ نے سادہ زندگی قرار دی ہے۔ اور بتایا ہے کہ جب تک اپنے اندر سادگی پیدا نہ کی جائے کھانے۔ پینے۔ اور پہننے میں کفایت شعاری کو ملحوظ نہ رکھا جائے۔ اور غیر ضروری اخراجات کو گھٹا کر صرف انہی اخراجات تک اپنے آپ کو محدود نہ کیا جائے۔ جو حیات انسانی کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ اس وقت تک دین کے لئے مالی اور جانی قربانیوں میں انسان پورے طور پر حصہ نہیں لے سکتا۔ حضور کے اس مطالبہ پر جماعت نے قربانی و ایثار کا جو شاندار نمونہ دکھایا ہے۔ اس کی نظیر سوائے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے اور کہیں نہیں مل سکتا۔ اور اس سے اُس قوت جاذبہ کا بھی ثبوت ملتا ہے۔ جو خدا تعالے نے ہمارے امام و مطاع حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے کو عطا فرمائی ہے۔

اس تحریک کے آغاز پر غیر مبایعین نے حسب معمول طعن و تشنیع کی بوچھاڑ کی۔ مگر کچھ ہی عرصہ بعد مولوی محمد علی صاحب نے اپنی پارٹی میں اسے رائج کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اور اب بھی وقتاً فوقتاً اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ۲۷ دسمبر کے خطبۂ جمعہ میں جو ۲۲ جنوری کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا ہے۔ اپنے ہم خیالوں کو مخاطب کر کے کہا:۔

"کبھی کبھی کھانے کو کم اور سادہ کر دینا صحت کے لئے بھی بے حد مفید ہے۔ اس سے برداشت اور تکالیف کے مقابلہ کی قوت پیدا ہوتی ہے آپ میں سے جو شخص گوشت کھاتا ہے۔ وہ ایک دن کے لئے دال کھالے۔ جو دال کھاتا ہے وُہ چٹنی سے روٹی کھالے۔ جو چٹنی سے روٹی کھاتا ہے۔ وُہ ہفتہ میں ایک دن روکھی روٹی کھالے۔ چنے چبا کر گزارہ کرلے۔ جب یہ چیزیں تمہاری اپنی ذات کے لئے بھی مفید ہیں۔ اور تمہاری قوم کے لئے بھی مفید ہیں۔ تو پھر تم ان پر عمل کیوں نہیں کرتے"

مولوی محمد علی صاحب کا یہ مطالبہ درحقیقت اسی تحریک کا ایک نامکمل سا چربہ ہے۔ جو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سادہ زندگی کے متعلق اپنی جماعت میں جاری فرمائی۔ اس کا نام خواہ "بجٹ فنڈ" رکھ لیا جائے۔ یا کچھ اور، چیز وُہی ہے۔

اسی خطبہ میں مولوی صاحب نے یہ بھی کہا:۔

"دوسری بات جو میں اپنے بزرگ دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں۔ وُہ وصایا کی تحریک کے متعلق ہے اپنے مالوں کے ایک حصہ کی خدا کی راہ میں وصیت کا حکم قرآن کریم میں موجود ہے۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرا ن الوصیۃ للوالدین والاقربین بالمعروف حقًا علی المتقین۔ امام وقت نے اس حکم کو از سر نو زندہ کیا۔ اور تجویز کیا۔ کہ مالوں اور جائدادوں کے کم از کم دسویں حصہ کی وصیت خدا کی راہ میں کی جائے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم نے عرصہ تک اس کی طرف سے غفلت برتی لیکن اب کئی سال سے یہ تحریک احباب کے سامنے ہے۔ اگر اس کی پابندی کی جائے۔ تو تبلیغ اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے ایک بڑا بھاری مستقل فنڈ قائم ہو سکتا ہے"

مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس قسم کی وصیت کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیا تعلق ہے حضور علیہ السلام نے جو "الوصیت" تحریر فرمائی۔ اس میں ایک خاص مقام پر قبرستان کی تعیین کرتے ہُوئے لکھا:۔

"تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وُہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی"

پھر اس انجمن کے متعلق فرماتے ہیں:۔ "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے"

گویا حضرت مسیح علیہ السلام نے جس وصیت کو جاری فرمایا۔ وُہ یہ ہے۔ کہ جماعت کے مخلصین اپنے اموال کے دسویں حصہ سے لیکر تیسرے حصہ تک کی وصیت اس انجمن کے حق میں کریں۔ جسے آپ نے اپنی زندگی میں مقرر فرمایا اور جس کا مقام آپ نے ہمیشہ کے لئے قادیان رکھا۔ اور جو قادیان میں بفضل خدا موجود ہے نیز قادیان میں ہی ایک مقام کو خدا تعالےٰ کے حکم سے "مقبرہ بہشتی" قرار دیا۔ اور اس کے متعلق تحریر فرمایا۔ کہ:۔ "خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں"

مگر مولوی محمد علی صاحب جس وصیت کی تحریک فرماتے ہیں۔ اس میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں۔ نہ ان کی انجمن کا مقام قادیان ہے نہ ان کا اس مقبرہ بہشتی سے کوئی تعلق ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے موصیوں کے لئے جائے مدفن قرار دیا۔ اور نہ ہی وہ وصیت پر مخلصانہ عمل کرتے ہُوئے فوت ہونے والوں کو جنت کی بشارات دے سکتے ہیں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیں۔ گویا ان کا اعلان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی صریح ضد و نقیض ہوا ہے۔ اور آپ کے اعلانِ وصیت کے مقابلہ میں مولوی صاحب نے خود ساختہ وصیت کا اعلان کر دیا ہے یہ بھی اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ مولوی صاحب کھلم کھلا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے خلاف قدم اٹھا رہے ہیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ صلح ۱۳۲۰ہش۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ماتحت کل صبح نو بجے نصرت گرلز ہائی سکول کے سامنے گیارھواں یوم عمل اجتماعی منایا جائے گا۔

محرم کا چاند

۱۳۱۶ء

حسینؓ ابن علیؓ پر رحمتِ اللہ اکبر ہو
کہ ایسے متقی محسن کی گردن زیرِ خنجر ہو

کٹا دے سرِ رہِ مولیٰ میں بڑھکر شوق سے آگے
یقیناً ہے وہی مومن جو قرباں امرِ حق پر ہو

اگر اے احمدی تو چاہتا ہے رفعتِ دائم
فدائے شل ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ہو

ترا ایمان ہو عبد اللطیفؓ پاک طینت سا
کہ پتھر پڑ رہے ہوں اور ذکرِ حق زباں پر ہو

یقیں محکم عمل پیہم یہ گر ہیں کامیابی کے
انہی پر کاربند انسان منصور و مظفر ہو

حسینؓ ابن علیؓ نے اپنے خوں سے یہ شہادت دی
خلافت میں، وراثت محض۔ ناجائز سراسر ہو

خیالِ حرمتِ بیت العبادت چاہیئے جرمن
وہ مسجد ہو کہ گرجا۔ صومعہ یا کوئی مندر ہو

الٰہی جنگ کے بادل جو چھائے ہیں وہ چھٹ جائیں
وہی امن و امان و راحت و آرام گھر گھر ہو

جگانے کے لئے ان غافلوں کے شور برپا ہے
بڑا افسوس ہے ان کے لئے گر خواب آور ہو

عمل ہو بشّروا پر تا نہ دوری و تنافر ہو
ضروری ہے مبلّغ رمزِ الفت کا پیکر ہو

جماعت کی ترقی ہاں انہی اسباب سے ہوگی
کہ جن سے زندگی پیدا بہ ایمان منور ہو

ہمیں یہ قادیاں دار الاماں محبوب ہے ایسا
کہ جیسے قمری و طوطی کو شمشاد و صنوبر ہو

بہت نزدیک جلسہ آگیا خدام احمد کا
مبارک اجتماعِ نوجواناں رب اکبر ہو

پھلے پھولے الٰہی گلشنِ مہدیؑ کی پھلواری
بہارِ جاوداں پیدا۔ ز ایں سر تا بہ آں سر ہو

ہے جنت ساقیٔ خمخانۂ وحدت کے قدموں میں
انہی کے زیرِ سایہ حالتِ اقوام بہتر ہو

کئی دن سے تمہارے در پہ ہم دھونی رمائے ہیں
ہمارے حال پر بھی کچھ نظر اے بندہ پرور ہو

محرم جب بھی آتا ہے مجھے اکمل رلاتا ہے
نثارِ اصل احکام خلافت آل اطہر ہو

تلاش گمشدہ ایک نوجوان لڑکا مسمی عبد الرحمٰن ولد حیات محمد قد ۴½ فٹ رنگ گندمی قوم باجوہ گلے میں پھوڑا جو مخبوط الحواس ہے ماہ دسمبر سے لاپتہ ہے۔ جس صاحب کو پتہ لگے براہ کرم پتہ ذیل پر اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر نصر اللہ خان داتہ زیدکا۔ ڈاکخانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ

اعلان تعطیل ۳۰ صلح کو یوم عمل میں شمولیت کی وجہ سے اخبار کے دفاتر بند رہیں گے۔ اور یکم تبلیغ کا "الفضل" شائع نہ ہوگا۔ (مینیجر)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہدِ مبارک کی باتیں

ع۶۶ توجہ کا اثر

۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے حضرت خواجہ سید شاہ محمد صاحب جو اس وقت پولیس میں ملازم تھے اپنے افسروں کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کے متعلق جاسوس مقرر ہو کر قادیان آئے۔ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اتفاق سے اس وقت حضور کے پاس کہیں سے ایک تربوز آیا۔ حضور نے وہ تربوز کاٹ کر خدام میں تقسیم کرنا شروع کیا۔ جب ایک قاش خواجہ صاحب کو دی۔ تو انہوں نے عذر کیا۔ کہ مجھے ایسی چیزوں سے درد گردہ ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ آپ خدا پر توکل کرکے کھالیں۔ حضور کے اصرار پر خواجہ صاحب نے قاش لے لی اور کھالی۔ جب حضور نے دوسری اور تیسری قاش دی۔ تو اس خیال سے کہ اب درد گردہ میں تو مبتلا ہونا ہی ہے چلو اسکو بھی کھالو کھالیا مگر حضور کی توجہ کا ایسا اثر ہوا۔ کہ خدا کے فضل سے خواجہ صاحب کو کچھ تکلیف نہ ہوئی۔ آج کل حضرت خواجہ صاحب قادیان کے محلہ دار السعۃ میں مقیم ہیں۔ فرماتے ہیں۔ یہی نہیں کہ اس وقت تکلیف نہ ہوئی۔ بلکہ اس وقت سے آج تک کہ چونتیس سال ہوئے کبھی بھی درد گردہ نہیں ہوئی۔ گویا وہ قاشیں میرے پہلے مرض کا علاج ہوگئیں۔ خواجہ صاحب آئے تو جاسوسی کرنے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی دستگیری کی۔ اور بیعت کرکے داخل سلسلہ ہوئے اور اب بیوی بچوں سمیت ہجرت کرکے قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔

محمد صادق عفا اللہ عنہ

سالانہ اجتماع

یوں تو اس سے قبل بھی خدام الاحمدیہ کے دو سالانہ اجتماع ہو چکے ہیں۔ مگر چونکہ وہ دونوں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر منعقد ہوئے تھے۔ اس لئے آنے والا اجتماع پہلا مستقل سالانہ اجتماع ہے۔ کسی کام کا پہلا قدم اس کے مستقبل پر نہایت گہرے اور دیرپا اثرات چھوڑتا ہے۔ پس خدام کا فرض ہے۔ کہ وہ سوائے اشد مجبوری کے خود بھی اس "پہلے مستقل سالانہ اجتماع" میں شامل ہوں۔ اور اپنے حلقہ میں بھی اس کی تحریک فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار مرزا ناصر احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ

امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بابت ۱۳۲۰ہش

نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے ہر سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا امتحان ہوتا ہے۔ اس سال بھی یہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت (نومبر) ۱۳۲۰ہش (۱۹۴۱ء) میں کسی اتوار کے روز منعقد ہوگا۔ صحیح تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ اس سال براہین احمدیہ حصہ چہارم اور ایام الصلح (اردو) بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ احباب اور خواتین کو اس امتحان میں کثرت سے شریک ہونا چاہیئے۔ جو دوست اور بہنیں امتحان میں شریک ہونا چاہیں وہ براہ مہربانی نظارت کو اپنے نام اور پورے پتوں یعنی ولدیت اور سکونت وغیرہ سے اطلاع دیں۔ مجھے امید ہے کہ تمام جماعتوں کے عہدہ داران اور خدام الاحمدیہ کے عہدہ داران اپنے اپنے حلقوں میں اس کے لئے خاص طور پر تحریک کرکے دوستوں کو تیار کریں گے۔ جو دوست اس کے لئے تیار ہوں۔ ان کے دستخطوں سے درخواستیں بھجوا دیں۔ اسی طرح لجنات اماء اللہ بھی مستورات میں پورے طور پر تحریک کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

بانی آریہ سماج اور لفظ "ہندو"

اخبار "ویر بھارت" لاہور (۲۷ - جنوری ۱۹۴۱ء) لکھتا ہے :-

"آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند نے اپنی تصنیف میں لکھا ہے - کہ ہندو کے معنی ہیں چور - ڈاکو - مکار کے اور مسلمانوں نے نفرت کے جذبہ سے متحرک ہو کر اس ملک کے رہنے والوں کا نام ہندو ڈال دیا تھا - جو رفتہ رفتہ رائج ہو گیا - چونکہ اس لفظ کے معانی سے نفرت کی بُو آتی ہے - اس لئے ہندوؤں کو اپنے آپ کو ہندو نہیں - آریہ کہنا چاہئے!"

سوامی دیانند جی کی اس تحریر کا مطلب یہ تھا - کہ ایک طرف تو ہندو مسلمانوں سے نفرت کرنے لگیں - اور دوسری طرف آریہ سماج کی ترقی ہو - کیونکہ آریہ کہلانے سے عوام کو یہ معلوم ہو گا - کہ آریہ سماجی عقائد جلد جلد پھیل رہے ہیں - سوامی دیانند جی کے اس انکشاف پر کہ ہندو کے معنی چور - ڈاکو - مکار ہیں - اور یہ نام مسلمانوں نے دیا ہے -

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "ستیارتھ پرکاش" کی اشاعت کے وقت اخبار "وکیل ہند" امرتسر میں ایک مضمون شائع فرمایا تھا - جس میں ثابت کیا تھا کہ اسلام سے ایک مدت پہلے لفظ ہندو زیر استعمال تھا - اس کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے - کہ

۱ - سبعہ معلقہ جو اسلام سے ایک مدت پہلے کے اشعار کا مجموعہ ہے - اس میں ایک شاعر کا یہ شعر ہے - ؎

وظلم ذوی القربیٰ اشد مضاضۃً
علی المرء من وقع الحسام المھنّد

یعنی خویشوں کا ظلم ہندی تلوار سے بڑھ کر ہے :-

۲ - ایک اور شاعر نے جو ابھی اسلام نہ لایا تھا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اپنی مخالفت کے متعلق معذرت کرتے ہوئے ایک قصیدہ پڑھا جس میں ایک شعر یہ کہا :- ؎

ان الرسول لسیف یستضاء بہ
مھنّد من سیوف اللہ مسلول

"مھنّد" کے لغوی معنے یہ لکھے ہیں کہ "منسوب الی الھند او مطبوع من حدید الھند وانما ینسب الیہ لان سیوف الھند احسن السیوف" یعنی "مھنّد" ہندی تلوار کے لئے لایا گیا ہے - یا اس لئے کہ وہ تلوار ہند کے لوہے سے بنائی گئی ہے - کیونکہ "ھند" کی تلواریں بہترین تلواریں گنی جاتی ہیں :-

بعض نے لکھا ہے - کہ شاعر نے جب یہ شعر پڑھا - تو دوسرے مصرعہ میں اس نے "مھنّد من سیوف الھند" کہا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے "من سیوف الھند" کی جگہ "من سیوف اللہ" فرما کر اصلاح فرما دی -

۳ - اس کے علاوہ بائیبل کے ایک صحیفہ یعنی آستر کی کتاب میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک ہزار برس پیشتر لکھی گئی "ہندوستان" کا لفظ موجود ہے - چنانچہ لکھا ہے :-

"یہ وہ اخسویرس ہے - جو ہندوستان سے کوش تک سلطنت کرتا تھا - ایک سو ستائیس صوبے اس کے عمل میں تھے!"

(آستر کی کتاب باب ۱ - آیت ۱)

ان حوالجات سے ظاہر ہے - کہ اسلام سے قبل - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے کم از کم ایک ہزار برس پہلے لفظ "ہند" اور "ہندوستان" استعمال ہوتا تھا اس لئے پنڈت دیانند جی کا یہ کہنا کہ لفظ "ہندو" کو مسلمانوں نے بطور تحقیر و نفرت جاری کیا ہے - سراسر غلط ہے :-

پھر ایک پنڈت صاحب نے بھی جن کا نام شاید مہیش چندر تھا - سوامی صاحب کے دعوے کو غلط ثابت کیا - اور لفظ "ہندو" کا اشتقاق بیاکرن کے رُو سے سنسکرت کے مادہ سے ثابت کیا -

پھر پادری ٹامس ہاول نے ایک مفصل مضمون میں اس دعوے کی نہایت قوی دلائل سے تردید کی -

پھر خود اخبار "ویر بھارت" نے بھی سوامی صاحب کے دعوے کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے :-

"ہندو لفظ کے معنے کے متعلق مؤرخوں میں اختلاف ہے - بعض مؤرخوں کا خیال ہے - کہ ہندو "سندھو" کی بگڑی ہوئی شکل ہے - دریائے سندھ کو سنسکرت میں سندھو ندی کہا جاتا ہے - جب یونانی حملہ آور ہندوستان میں وارد ہوئے - تو انہوں نے سندھ کے اس پار رہنے والے لوگوں کو اندھو کہنا شروع کیا - کیونکہ یونانی "س" کو "ہ" میں بدل دیتے ہیں - جو رفتہ رفتہ "ہندو" ہو گیا - اور بھارت ورش کے لوگوں کو اور اس ملک کو ہندوستان کہا جانے لگا!"

اس سے ظاہر ہے - کہ سوامی دیانند جی نے لفظ "ہندو" کے متعلق مسلمانوں پر جو الزام لگایا ہے - وہ بالکل غلط ہے - اور خواہ مخواہ کھینچ تان کر کے ہندو مسلمانوں میں منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے :-

حالانکہ یہ عام بات ہے - کہ ایک زبان کا کوئی لفظ دوسری زبان میں بعض دفعہ نہایت ہی معیوب معنوں میں استعمال ہوتا ہے :-

ہندو مہاسبھا کا مسلمانوں کے خلاف نعرہ

جنوبی ہند کے ایک مقام مدورا میں آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا اجلاس حال میں ہوا ہے - جس میں اخبار "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن بھی شامل ہوئے - وہ اپنے سفر کے حالات کے دوران میں "مہاسبھا کا نیا دور" کے عنوان سے لکھتے ہیں :-

"ہندو مہاسبھا مسلمانوں کے خلاف بھی ہے - اور کانگرس کے بھی ......
... ہندو مہاسبھا کا ایک نعرہ یہ ہے - کہ ہندوستان کس کا ؟ ہندو کا نہ کسی کے باپ کا" (پرتاپ ۲۴ - جنوری)

قطع نظر اس سے - کہ یہ نعرہ تہذیب کا کہاں تک حامل ہے - سوال یہ ہے - کہ جب مسلمانوں کا ایک طبقہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں اپنی اکثریت کو قائم رکھنے پر زور دیتا ہے - اور اس کے لئے مسلمانوں کی علیحدہ تنظیم ضروری سمجھتا ہے تو ہندو اخبارات اسے ہندوستان کی آزادی کے رستہ میں روکاوٹ قرار دیتے ہیں - ایسے اخباروں میں "پرتاپ" اور مہاشہ کرشن ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں لیکن مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی طرف سے جب زہریلی ذہنیت کا اظہار کیا جاتا ہے - تو اس کی کیوں حمایت کی جاتی ہے - جیسا کہ "پرتاپ" نے لکھا ہے - کہ :-

"ہندو مہاسبھا میں نیا جیون آ رہا ہے - وہ اب ماڈریٹوں کی سبھا نہیں رہنا چاہتی بلکہ ایک ایسی سبھا بننا چاہتی ہے - جو پروگرام کے لحاظ سے کانگرس سے مختلف ہوتی ہوئی بھی ایثار میں اس سے پیچھے نہ ہو - وہ اپنی ہستی منوانے اور بات سنانے پر تل گئی ہے"

گویا کانگرس کے ساتھ ہی مسلمانوں کی مخالفت کو صرف ہندوؤں کے لئے قرار دینا ہندو سبھا کی نئی زندگی کا ثبوت ہے :-

عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ فوری توجہ فرمائیں

قبل ازیں اخبار الفضل مجریہ ۲۲ - جنوری ۱۹۴۱ء میں اعلان شائع کیا جا چکا ہے - کہ چندہ جلسہ سالانہ میں ۲۵۵۰۰ کے مقابلہ میں مورخہ ۱۹ - جنوری ۱۹۴۱ء تک ۱۷۷۴۵ روپے ۱۵ آنے ۶ پائی کی رقم وصول ہوئی ہے - مگر افسوس ہے - کہ اس کے بعد مورخہ ۲۸ - جنوری تک صرف ۱۸۵۰۵ روپے ۱۱ آنے ۶ پائی کی وصولی ہوئی ہے - ابھی تقریباً ۶۹۹۴ - روپے کی کمی ہے :-

لہٰذا عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ اس اعلان کے ذریعہ مبذول کرائی جاتی ہے - کہ وہ اپنا اپنا بقایا چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کر کے جلد تر مرکز میں ارسال فرمائیں :- ناظر بیت المال -

خلافت کے نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچا؟

از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

(۵)

سورہ اعراف کا موضوع

سورۂ اعراف میں اللہ تعالےٰ نے ان بد نتائج کی تشریح فرمائی ہے۔ جو الٰہی نظام خلافت کے ترک کرنے کی وجہ سے مسلمانوں میں پیدا ہونے والے تھے۔ اس سورۃ کی ابتداء اور اس کی انتہاء اور اس کا وسط اور اس کا سارا اسلوب بیان ایسے پیرایہ میں ڈھالا گیا ہے۔ جس کا مقصد و مفہوم ایک مرکزی نقطہ محور پر چکر لگا رہا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ طاغی قوموں کو تباہ کرکے تمہیں ان کا جانشین بنایا جائے گا۔ مگر اس کا خیال رہے کہ وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں۔ کہیں تم نہ شروع کر دینا۔ یہ وُہ مضمون ہے جو شروع سے لے کر آخر تک اس سورت میں ایک مؤثر پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ اور یہ بیان دوہرا چلتا ہے۔ سابقہ واقعات کو دوہراتے ہوئے مسندِ خلافت پر بیٹھنے والے مسلمانوں کو بھی ساتھ ساتھ آگاہ کرتا جاتا ہے۔ بلکہ مکذبین قریش کی نسبت جانشین بننے والے مسلمانوں کی تنبیہ سیاق کلام میں مقدم اور نمایاں معلوم ہوتی ہے۔ یہ امر کہ یہ سورت اعراف خاص کر مسلمانوں کے لئے ہی ایک جامع نصیحت و انذار کا پیغام ہے۔ اس سورۃ کی پہلی اور آخری اور درمیانی آیتوں کے مضمون سے ظاہر ہے۔ یہ سورۃ یوں شروع ہوتی ہے۔ الٓمٓصٓ۔ كِتَابٌ أُنْزِلَ إِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِي صَدْرِكَ حَرَجٌ مِنْهُ لِتُنْذِرَ بِهِ وَذِكْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ میں اللہ جاننے والا ہوں۔ یہ کتاب تیری طرف اتاری گئی ہے۔ اس سے دل میں تنگی محسوس نہ کرنا۔ اس کے اتارنے سے غرض صرف یہ ہے۔ کہ اس کے ذریعہ تو آنے والے خطروں سے قبل از وقت آگاہ کرے۔ اور مومنوں کے لئے یہ ایک یادداشت اور نصیحت کا کام دے۔ اس مضمون کو اس سورت میں چار مختلف مقامات میں دہرا کر کھلے الفاظ میں بتلایا گیا ہے۔ کہ یہ سارا بیان اس جماعت مومنین کیلئے ہے۔ جو زمین کی وارث ہونے والی ہے۔ چنانچہ چھٹے رکوع میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ جِئْنَاهُمْ بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔ یعنی ہم ایسی کتاب ان کے پاس لائے ہیں جس کی تفصیل ہم نے علم کی بناء پر کی ہے۔ تاکہ یہ قوم مومنین کے لئے راہ نمائی کا کام دے۔ اور ان کے لئے رحمت کا موجب ہو۔ پھر رکوع ۲۳ میں فرماتا ہے۔ ان انا الا نذیر و بشیر لقوم یومنون۔ میں تو مومنوں کو خطرہ سے آگاہ کرنے والا ہوں۔ اور انہی کے لئے بشیر بھی ہوں۔ پھر اس سورت کو ان الفاظ پر ختم کیا ہے۔ قُلْ إِنَّمَا أَتَّبِعُ مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ مِنْ رَبِّي ۚ هَٰذَا بَصَائِرُ مِنْ رَبِّكُمْ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔ میں تو ان باتوں کی ہی اتباع کرتا ہوں۔ جو مجھ پر وحی کی گئی ہیں۔ یہ باتیں مومنین کی جماعت کے لئے بصیرت پیدا کرنے والی عبرتیں ہیں۔ اور راہنمائی اور رحمت ہیں۔ اس سورۃ کی یہ تمہید کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان باتوں سے دل میں تکلیف محسوس نہ کرنا۔ اس سے مومنوں کو آگاہ کرنا مقصود ہے۔ اور اس کا یہ خاتمہ کہ یہ باتیں مومنوں کے لئے عبرت ہیں۔ اس تمہید اور خاتمہ دونوں سے نیز سباق و سیاق کلام سے واضح ہے۔ کہ سورۃ اعراف کا مضمون بہ نسبت کفار قریش اور یہودیوں کے مسلمانوں کی اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ چنانچہ سابقہ قوموں کے واقعات کو اجمالاً و تفصیلاً بیان کرتے ہوئے تقریباً ہر قوم کے ذکر میں۔ جس بات کا ذکر نمایاں طور پر دوہرا دوہرا کر کیا گیا ہے۔ وہ آیت لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا کا مضمون ہے۔ یعنی اصلاح کے بعد زمین میں فساد برپا نہ کرنا۔ قوم ثمود کا ذکر کیا ہے۔ تو اس میں اسی مضمون کو دوہرایا ہے۔ کہ تمہیں خلفاء بنایا اور نعمتوں سے نوازا جائیگا۔ مگر ایسا نہ ہو۔ کہ زمین میں فساد کرتے پھرو۔ حضرت شعیب کی قوم کا ذکر کیا ہے۔ تو اسی آیت کو دوہرانے کے بعد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرُوا إِذْ كُنْتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ۔ یعنی اس بات کو یاد رکھنا کہ تم تھوڑے تھے تمہیں بڑھایا گیا۔ اور مدنظر رہے کہ مفسدوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ اسی طرح سیاق کلام میں کفار قریش کی ہلاکت اور مسلمانوں کی خلافت کی پیشگوئی کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ سرزمین عرب کے تمام باشندوں کو جو اہل قریٰ کے نام سے مشہور تھے مخاطب کرتا اور فرماتا ہے أَفَأَمِنُوا مَكْرَ اللَّهِ ۚ فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ۔ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ أَهْلِهَا أَنْ لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ ۚ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔ تِلْكَ الْقُرَىٰ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَائِهَا ۚ وَلَقَدْ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَّبُوا مِنْ قَبْلُ ۚ كَذَٰلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْكَافِرِينَ۔ وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِمْ مِنْ عَهْدٍ ۖ وَإِنْ وَجَدْنَا أَكْثَرَهُمْ لَفَاسِقِينَ۔ یعنی اے اہل قریٰ اس بات سے لاپروا نہ ہونا کہ تمہیں تمہاری بدعہدی پر پکڑا نہ جائے گا۔ تمہیں ضرور جانشین بنایا جائے گا۔ اور زمین کی وراثت تم کو دی جائے گی۔ لیکن اگر تم نے اس اصلاح کے بعد پھر فساد اٹھایا۔ تو تمہاری بدعہدی کی وجہ سے دلوں پر مہر لگا دی جائے گی۔ اور تم بدعہد اور فاسق ٹھہرو گے۔

اس وقت اس سورت کی شرح و بسط میں جانا میرا مقصود نہیں۔ بلکہ اس سورت کے حوالہ سے ان شرارتوں اور نقصانات کو مجملاً بیان کرنا مقصود ہے جو خلافت الٰہیہ کے نہ رہنے اور ملوکیت کے قائم ہونے سے قوم کو مصیبت ناگہانی کی طرح آگھیرتے ہیں۔ اسی سورت میں ہے عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَيَسْتَخْلِفَكُمْ فِي الْأَرْضِ فَيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ قریب ہے تمہارے دشمنوں کو ہلاک کرکے تمہیں زمین میں جانشین کرے۔ پھر وہ دیکھے گا۔ کہ تم کس طرح اس جانشینی کا حق ادا کرتے ہو۔ اور اسی سورت میں ہے۔ کہ مسلمانوں کو مشرق و مغرب کا اور سمندر پار کے ممالک مصر کا وارث کیا جائے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ وَأَوْرَثْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ يُسْتَضْعَفُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا۔ اور اسی سورۃ میں مقاصد شریعت کی تکمیل کے لئے ایک تیس ۳۰ سالہ میعاد اور ایک دس ۱۰ سالہ میعاد کا اشارہ کرکے ہارون کی خلافت کا معاً ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس ضمن میں یہ نصیحت کی گئی ہے۔ وَاخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُعْتَدِينَ میری قوم میں صلاحیت والی جانشینی کرنا۔ اور ان فسادیوں کے پیچھے نہ لگ جانا۔ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا۔ جو الٰہی طریق سے روکتے اور اس میں ٹیڑھا پن اختیار کرتے ہیں ؏

تیس ۳۰ سالہ اور دس ۱۰ سالہ میعاد

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی چالیس رات والی میعاد کو یہاں بلاوجہ تیس اور دس کے دو ۲ مختلف عرصوں میں تقسیم نہیں کیا گیا بلکہ اس تقسیم کا اصل مدعا و مقصود مقاصد شریعت کی کوئی ایسی تکمیل ہے۔ جس کا تعلق عہد خلافت سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام الوصیت میں فرماتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہونچتے ہیں۔

غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا۔ ..... تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے"۔ چونکہ سورہ اعراف کے مضامین کا ایک معتدبہ حصہ جیسا کہ میں آگے چل کر بتاؤں گا قائم ہونے والی خلافت اسلامیہ سے متعلق ہے۔ اس لئے جس طوری تجلّی کا ذکر یہاں خلافت کے موضوع کے ضمن میں تیس اور دس کے عددوں میں کیا گیا ہے۔ وہ وہ قدرت ثانیہ ہے جو خدا تعالےٰ عین حکمت کے مطابق اپنی شریعت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ظاہر فرمایا کرتا ہے۔ یہ طوری تجلی موسےٰ کے لئے چالیس رات میں مکمل ہوئی۔ نظام خلافت کے دستور کی بے حرمتی کی پاداش میں ایک نہایت تلخ تجربہ کے بعد مسلمانوں کو دکھایا گیا۔ کہ نظام خلافت کے دونوں رکن۔ انتخاب اور اس کی حرمت کا قیام۔ ایک ایسی نعمت ہیں۔ جو ساری نعمتوں کی جان ہیں۔ اور ان کو چھوڑنا گویا ساری آفتوں کو اپنے گھر میں دعوت دینا ہے۔ اسی دس سالہ میعاد کے متعلق سورۃ اعراف کی یہ آیت ہے بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي۔ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ کیا ہی بری جانشینی تم نے کی۔ اپنے رب کی تم نے حکم عدولی کی ہے۔ اس کا مزہ بھی چکھنا ہوگا۔ تا تمہیں شریعت کے اصول کی قدر و قیمت معلوم ہو۔ الفاظ أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ شدید انذار پر دلالت کرتے ہیں۔ اور اسلوبِ بیان تہدیدی و انذاری ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اس حکم عدولی کی سزا کے لئے بھی تیار رہو۔

حضرت آدم کی خلافت کا ذکر

اسی سورۃ میں آدم کی روحانی خلافت کے قیام۔ اور شیطان کی عدم اطاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ يَا بَنِي آدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ كَمَا أَخْرَجَ أَبَوَيْكُم مِّنَ الْجَنَّةِ يَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْآتِهِمَا۔ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ۔ ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اسی طرح فتنہ میں ڈال کر تم کو بھی جنّت سے نکال دے۔ جیسا کہ تمہارے ماں باپ کو نکالا۔ اور جیسا ان کے ننگ کو ظاہر کیا تمہارے ننگ بھی ظاہر کر دے شیطان اور اس کے ہم جنس ساتھی ایسی جگہ سے تمہاری گھات میں ہیں۔ جہاں تم انہیں نہیں دیکھتے۔ اسی ضمن میں اس نازک مقام کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے۔ جہاں سے عبداللہ بن سبا نے روحِ بغاوت و عصیان پیدا کرنے کے لئے حملہ کیا تھا۔ اور وہ یہ کہ حضرت عثمانؓ اور ان کے اراکین دنیا کی نعمتوں میں منہمک ہوگئے ہیں۔ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ۔ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ۔ قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔ کہو کہ الٰہی زینت اور رزق طیب کو تو حرام نہیں کیا گیا۔ بلکہ بے حیائی کی باتوں کو۔ بدی اور گناہ کو۔ ناحق کی بغاوت کو اور افترا پردازی کو حرام کیا گیا ہے

جنّت اور دوزخ والوں کا ذکر

اس کے بعد بتلایا گیا ہے۔ کہ آگ والے کون ہیں اور جنّت والے کون ہیں۔ جنت والوں کی علامت یہ ہے۔ کہ ان کے سینے کینہ کپٹ اور حسد و بغض سے پاک و صاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اس ذکر کے ضمن میں دونوں کے ساتھ اپنے الگ الگ سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ جنّت والے کہیں گے۔ أَن قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدتُّم مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا۔ یعنے دونوں گروہ اقرار کریں گے۔ کہ ہم سے جو وعدہ ہوا درست ثابت ہوا۔ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ۔ اہل عرفان ان دونوں گروہ کو ان کی علامتوں سے شناخت کریں گے۔ اور اس ضمن میں سورۃ کی تمہید کو دہراتا ہوا فرماتا ہے وَلَقَدْ جِئْنَاهُم بِكِتَابٍ فَصَّلْنَاهُ عَلَىٰ عِلْمٍ هُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ۔ ہم ان کے پاس ایک ایسا نوشتہ لائے ہیں۔ جس میں ہم نے علم کی بناء پر تفصیل دی ہے۔ اور یہ تفصیل مومن قوم کے لئے ہے۔ تاکہ ان کے لئے راہنمائی اور رحمت کا موجب ہو۔ اور فرماتا ہے هَلْ يَنظُرُونَ تَأْوِيلَهُ۔ کیا ان باتوں کی حقیقت اور ان کے انجام کا انتظار کرتے ہیں۔ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ جب حقیقت کھلے گی۔ اور انجام ظاہر ہوگا تب انہیں رسولوں کی بھولی باتیں جو حق تھیں یاد آئیں گی۔ اور انہیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ کتنا بڑا خسارہ ہے جو ان کی جانوں کو ہوا۔ اور اس کے بعد یہ نصیحت فرمائی۔ وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا۔ اصلاح کے بعد زمین میں بگاڑ پیدا نہ کرنا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا۔ خوف و طمع۔ امید وبیم کے درمیان رہ کر اسے پکارو۔ إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ رحمت الٰہی اب نیکو کاروں کے بہت ہی قریب ہے۔ اس بشارت کے بعد قوم نوح قوم عاد۔ قوم ثمود۔ اور قوم شعیب کا ذکر کرتے ہوئے سرزمین عرب کی بستیوں کے رہنے والوں کا ذکر کرتا ہوا فرماتا ہے۔ کہ ہم آسمانی برکات کے دروازے تم پر کھولیں گے۔ لیکن اے بستیوں والو اس موعودہ رحمت کے حاصل ہونے کے بعد اللہ تعالےٰ کی ناراضگی اور گرفت سے لاپروا اور نڈر نہ ہو جانا۔ اس کے بعد حضرت موسےٰ اور آپ کی قوم کی نجات کا ذکر مفصل کرتے ہوئے اس ضمن میں اس خلافت کا بھی ذکر خصوصیت اور بسط کے ساتھ کیا ہے جو ہارون علیہ السلام کو عارضی طور پر سونپی گئی۔ اور اس میں سامری کے فتنہ اور اس کے بد نتائج کا بھی ذکر کیا گیا ہے چنانچہ فرماتا ہے فَلَمَّا أَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُم مِّن قَبْلُ وَإِيَّايَ أَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَاءُ مِنَّا إِنْ هِيَ إِلَّا فِتْنَتُكَ تُضِلُّ بِهَا مَن تَشَاءُ وَتَهْدِي بِهَا مَن تَشَاءُ أَنتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنتَ خَيْرُ الْغَافِرِينَ۔ یعنی جب زلزلہ نے انہیں آگھیرا۔ تو انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا۔ اور موسیٰؑ نے دعا کی۔ کہ احمقوں کی حماقت کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ کر۔ اور اس کے بعد معاً یہودیوں کی ساحل سمندر پر واقع ایک شہر میں بد عہدی اور ایام سبت کی بے حرمتی کا ذکر کر کے فرماتا ہے۔ فَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ کہ ہم نے ظالموں کو ان کی بد عہدی کی شدید سزا دی جب انہوں نے شریعت حقہ کو چھوڑا تو وہ ذلیل و خوار بندر بنائے گئے۔ اور ان پر ایسے حاکم مقرر کئے گئے۔ جنہوں نے انہیں سخت سے سخت سزائیں دیں۔ وَقَطَّعْنَاهُمْ فِي الْأَرْضِ أُمَمًا مِّنْهُمُ الصَّالِحُونَ وَمِنْهُمْ دُونَ ذَٰلِكَ وَبَلَوْنَاهُم بِالْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ہم نے انہیں زمین میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور نیکی بدی کی کٹھالی میں انہیں چکر دیا۔ کہ وہ باز آئیں۔ فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوا الْكِتَابَ يَأْخُذُونَ عَرَضَ هَٰذَا الْأَدْنَىٰ۔ مگر انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا۔ اور ایسے ناہنجار جانشین شریعت کے وارث ہوئے۔ کہ اس ادنےٰ حکم یعنی ملوکیت کے عارضی سامان لینے شروع کر دیئے۔

غرض اس طرح اللہ تعالےٰ سورہ اعراف میں متعدد اقوام کی نافرمانیوں کا اجمالی ذکر اور بنی اسرائیل کی طرف سے اصلاح کے بعد فساد پیدا کرنے کا تفصیلی ذکر کر کے فرماتا ہے۔ کہ بار بار کی آزمائشوں کے باوجود بھی ان وارثان زمین کو راہنمائی نہیں ہوئی۔ أَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِينَ يَرِثُونَ الْأَرْضَ مِن بَعْدِ أَهْلِهَا أَن لَّوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُم بِذُنُوبِهِمْ وَنَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ

تِلْکَ الْقُرٰی نَقُصُّ عَلَیْکَ مِنْ اَنْبَآئِھَا وَلَقَدْ جَآءَتْھُمْ رُسُلُھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ۔ فَمَا کَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا بِمَا کَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُ کَذٰلِکَ یَطْبَعُ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِ الْکٰفِرِیْنَ۔ وَمَا وَجَدْنَا لِاَکْثَرِھِمْ مِّنْ عَھْدٍ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَکْثَرَھُمْ لَفٰسِقِیْنَ ... ھٰذَا بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّکُمْ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۔ وَاِذَا قُرِیَٔ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ۔ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموشی اور توجہ سے سنو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مسلمانوں سے خطاب

غرض اللہ تعالیٰ نے سورت اعراف میں ایک جگہ نہیں دو جگہ نہیں بلکہ متعدد جگہوں میں دوہرا دوہرا کر فرمایا ہے کہ یہ سورت ان مومنوں کے لئے نصیحت دیاددہانی۔ اور رحمت وانذار ہے جنہیں زمین کا وارث اور جانشین بنایا جائے گا۔ اس صورت میں جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کمزوروں کو مشرق ومغرب کا وارث کیا جائے گا۔ تو اس سے بنی اسرائیل کو وارث بنانا مراد نہیں بلکہ مسلمانوں کو وارث بنانا مراد ہے اور جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ عَسٰی رَبُّکُمْ اَنْ یُّھْلِکَ عَدُوَّکُمْ وَیَسْتَخْلِفَکُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ کَیْفَ تَعْمَلُوْنَ۔ تو اس سے مراد کسی فرعون کی ہلاکت اور یہودیوں کی جانشینی مراد نہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرعون کی ہلاکت اور ان کے ساتھیوں کی جانشینی مراد ہے اور جب وہ فرماتا ہے۔ وَاذْکُرُوْٓا اِذْ جَعَلَکُمْ خُلَفَآءَ مِنْ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَکُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُھُوْلِھَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا۔ فَاذْکُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰہِ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ تو اس سے قوم عاد کے بعد کی قائم ہونے والی خلافت اور اس خلافت میں بگاڑ پیدا کئے جانے کا ذکر مقصود بالذات نہیں بلکہ مسلمانوں کی اپنی خلافت اور اس خلافت کے مختل ہو جانے کے خطرہ سے آگاہ کیا گیا ہے۔ اور جب وہ فرماتا ہے۔ وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ الَّذِیْٓ اٰتَیْنٰہُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْھَا فَاَتْبَعَہُ الشَّیْطٰنُ فَکَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ۔ تو اس سے مقصود اس بلعم باعور پر افسوس کرنا نہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں انعامات الٰہیہ حاصل کرنے کے بعد پھر ان انعامات سے محروم ہو گیا۔ بلکہ اس جیسے آدمیوں کے اسلام میں پیدا ہونے کے متعلق مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا ہے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ اس سورت میں حضرت موسیٰ کی غیر حاضری میں ہارون کی خلافت اور اس خلافت کے اثنا میں سامری کے گمراہ کن طریق کا ذکر فرماتا ہے تو اس سے بنی اسرائیل کو سبق سکھانا مقصود نہیں۔ بلکہ مسند خلافت پر بیٹھنے والے مسلمانوں کو آگاہ کرنا مقصود ہے اور جب وہ فرماتا ہے کہ سمندر کے کنارے آباد ایک متمدن شہر میں یہودیوں نے سبت کی بے حرمتی کی اور بے حرمتی کی سزا میں انہیں ذلیل بندر بنا دیا گیا۔ تو اس سے مسلمانوں کے اندر پیدا ہونے والی کسی بے حرمتی کے متعلق انہیں آگاہ کرنا مقصود ہے۔ اور یہ بے حرمتی یہود والے سبت کی نہیں۔ بلکہ کسی ایسے سبت کی بے حرمتی ہے۔ جو جمعہ کی شان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور جس کی بے حرمتی کی پاداش میں جابرانہ ملوکیت کے قیام سے یہاں ڈرایا گیا ہے کیونکہ سورہ اعراف کے ۲۱ رکوع میں یہودیوں کی سبت والی بے حرمتی کا ذکر کر کے معاً اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکَ لَیَبْعَثَنَّ عَلَیْھِمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَنْ یَّسُوْمُھُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ۔ یعنی یاد رکھ کہ تیرے رب نے قبل از وقت آگاہ کر دیا ہے کہ قیامت تک ان پر حکومت کرنے کے لئے ایسے لوگ اٹھاتا رہے گا۔ جو انہیں بری طرح سزا دیں گے۔ اس سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ ان آیات میں یقیناً کوئی ایسی بے حرمتی مراد ہے۔ جس کی پاداش میں جابرانہ حکومت کا قیام ہے۔ جو بطور سزا کے قائم کی جانے والی تھی۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ جونہی مسلمانوں نے خلافت حقہ کے دستور اساسی کو چھوڑا۔ اس وقت سے آج تک ان کو موروثی ملوکیت کی لعنت میں جکڑ دیا گیا

تحریک جدید سال ہفتم میں بیرون ہند کے مخلصانہ وعدے

گذشتہ ہفتہ میں بیرون ہند کی ان جماعتوں کے نام مجبوراً شائع کئے گئے تھے جن کے وعدے موصول نہیں ہوئے تھے۔ اس ہفتہ میں جو وعدے پہنچے ان کی فہرست شائع کی جاتی ہے (۱) جماعت کیبو مین جاوا سے ۳۹ روپیہ سال ہفتم کا وعدہ اور محترمہ سینی خفنہ صاحبہ کی طرف سے ۴/۴ گذشتہ سالوں کا وعدہ ہے۔ (۲) شیخ حبیب اللہ صاحب ایران وعدہ سال ہفتم خود ۱۳۵/ اہلیہ صاحبہ ۴۵/ یہ رقم ۱۸۰/ جو سال ششم سے ۵/ زیادہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ایک یا دو قسطوں میں ادا کریں گے۔ (۳) خواجہ گل محمد صاحب مولمین برما وعدہ ۱۲/ اہلیہ صاحبہ کا ۱۶/۸ سال ہفتم کا ہے۔ (۴) مشرقی افریقہ کی جماعت کے ایک دوست جن پر علاوہ چندوں کے ۴۰۰/ روپیہ قرض ہے۔ تحریک جدید کی قربانیوں میں متواتر حصہ لے رہے ہیں حضرت کے حضور دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھتے ہیں سال ہفتم کا وعدہ ۶۱/ روپیہ کا لکھایا ہے۔ گذشتہ سالوں کے ۹۰ روپیہ یا تو عنقریب ادا کر دوں گا۔ کیونکہ ۲۵۰/ کی میری ایک رقم عنقریب ایک دوست سے ملنے والی ہے۔ میں اسے باوجود سخت مقروض ہونے کے تحریک جدید میں پہلے دینا چاہتا ہوں۔ حضور قرض کے ادا ہونے کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

وہ لوگ جو معمولی سے قرض کو جو ہر شخص کو دینا ہوتا ہے۔ آڑ بنا کر تحریک جدید کی قربانیوں سے پہلو تہی کرتے ہیں اس مثال سے فائدہ اٹھائیں۔ (۵) مکرمی مختار احمد صاحب ایاز ٹانگا سے لکھتے ہیں تحریک جدید سال ہفتم کے وعدے ۴۱۰/ شلنگ کے ہو چکے ہیں۔ دوستوں کو تحریک جدید کے مطالبات بھیج کر منتظر ہوں۔ انشاء اللہ احباب کی طرف سے جلد وعدے موصول ہو جائیں گے اس ہفتہ میں بذریعہ ہوائی ڈاک فہرست ارسال بحضور ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم سے امید ہے۔ کہ کم از کم ایک ہزار شلنگ کے وعدے اور ساتھ ہی ایک رقم وصول شدہ پیش حضور کر سکوں گا (۶) قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی افریقہ نے ۴۶/ شلنگ کا وعدہ کیا ہے (۷) ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن سے لکھتے ہیں خاکسار حضور کی خدمت میں اپنا وعدہ ۱۳۵/ کا جو ۵/ سال گذشتہ سے زیادہ ہے پیش کرتا ہے۔ میرے کام کی حالت وہ نہیں جو پہلے تھی۔ مگر وعدہ زیادہ کا ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے سات سال کے ۵۰/ اور اپنی اہلیہ صاحبہ کی طرف سے سات سال کے ۵۰/ کل ۲۳۵/ پیش کرےگا گو مجھ پر بہت اخراجات کا بوجھ ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ جب بھی حضور کی خدمت میں وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے پورا کرنے کی توفیق بخشی۔ اور ساتھ اس کے بہت بڑھ چڑھ کر اس نے دیا۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ (۸) جماعت دارالسلام کی دوسری فہرست ۱۶۵/ شلنگ کی مکرمی فضل کریم صاحب نون نے بھیجی ہے (۹) سوڈان سے بابو محمد اسحٰق صاحب اپنا وعدہ سال ہفتم ۱۰۰/ کا پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں سال ششم کا وعدہ ۹۹/ کا ابھی قابل ادا ہے۔ جو عنقریب پیش کیا جائیگا۔ تقریباً دس روز ہوئے خاکسار کو اہلیہ کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ حضور نے تحریک جدید سال ہفتم کا اعلان فرما دیا خواہش تھی۔ کہ اطلاع ملتے ہی حضور کی خدمت میں پیش کر کے سابقون کا ثواب حاصل کرتا۔ مگر افسوس کہ میں ان دنوں ہسپتال میں زیر علاج تھا میرا یہ وعدہ اپنی اہلیہ کے وعدہ کے علاوہ ہے۔ ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین احمد صاحب سنگاپور سے معہ اہلیہ صاحبہ ۷۰/ کا وعدہ کرتے ہیں (۱۰) جماعت مگاڈی کے ڈاکٹر محمد شاہنواز خان صاحب لکھتے ہیں۔

الحمد للہ سال ہفتم کی تحریک جدید کے چندہ کا اعلان حضور نے فرما دیا۔

عاجز نو دو ماہ قبل اپنا وعدہ ۷۸۰ والد صاحب مرحوم ۱۶/۵۰ اور اہلیہ صاحبہ ۶۴/۰ کل ۸۶۰/۵۰ شلنگ پیش کر چکا اللہ تعالےٰ جلد ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اس دفعہ عاجز نے سال سوم پر چالیس فیصدی اضافہ کیا ہے۔ ارادہ یہ ہے۔ کہ دور ثانی کے آخر تک جس طرح حضور اضافہ فرما رہے ہیں کرتا چلا جاوں۔ اور قدم آگے ہی بڑھتا جائے۔ اب پیچھے ہٹنے کے تو معنے ہی کوئی نہیں۔ میں اللہ تعالےٰ کے حضور دعائیں کر رہا ہوں۔ کہ وہ بڑھ چڑھ کر دینے کی توفیق دیتا رہے۔ اور دور ثانی کے ختم ہونے تک زندہ بھی رکھے۔ کیونکہ میں مر کر نہیں بلکہ حقیر سی خدمت کر کے نام لکھوانا چاہتا ہوں۔ اور نیکی اور تقویٰ پر بھی قائم رکھے۔

(۱۱) قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی نیروبی حال قادیان کا وعدہ معہ اہل و عیال ۲۷۳/۰ شلنگ کا ہے۔ اور ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب نے نیروبی سے ۲۵۰ شلنگ اپنے اور ۵۰ اپنی اہلیہ صاحبہ کے داخل خزانہ تحریک جدید کر دیئے ہیں۔ میاں محمد حسین صاحب کھوکھر آرمر نیروبی حال قادیان نے اپنا وعدہ ۱۸۷/۰ شلنگ کا دیا ہے۔

بیرون ہند کی وہ جماعتیں اور افراد جن کے وعدے ابھی تک نہیں پہنچے۔ اپنی فہرستیں شاندار اضافوں کے ساتھ بھیج دیں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دیہاتی مدارس کی سکیم اور احمدی جماعتیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی طرف سے عرصہ دو سال سے دیہات میں مدارس کھولنے کی سکیم پر عمل ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک دو جماعتیں مدرسین کی ٹریننگ حاصل کر چکی ہیں۔ لہٰذا جو احمدی دوست یا جو جماعتیں اپنے دیہات میں اس سکیم کے ماتحت سکول کھلوانا چاہیں۔ ان کے لئے مندرجہ ذیل شرط ہے۔ جسے پورا کرنے کی صورت میں وہاں مدرس مقرر کر دیا جائے گا۔ جو علاوہ زراعت کی تعلیم کے احمدی بچوں کو دینی دنیوی تعلیم بھی دے گا۔ اور احمدی مستورات بھی مدرس کی بیوی سے دینیات کا سبق پڑھ سکیں گی۔

شرط یہ ہے۔ کہ ۸ گھماؤں اراضی زرعی مفت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے صیغہ تحریک جدید کے نام بطور ہبہ منتقل کرا دیں۔ جس سے ایک عیالدار شخص کا سالانہ گزارہ ہو سکے۔ مدرس کی سکونت کے لئے انتظام مرکز سے کر دیا جائے گا۔

نیز چونکہ دوسری کلاس ایسے مدرسین کی ٹریننگ حاصل کر کے فارغ ہو رہی ہے۔ اس لئے اگلے سال کے لئے اور مدرسین کی ضرورت ہے۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ دین کے لئے محبت رکھنے والے اور قربانی کرنے والے احباب جو بوجہ مولوی فاضل اور گریجوایٹ نہ ہونے کے تحریک جدید کے مطالبہ وقف زندگی کے ماتحت اپنی خدمات پیش کر کے خدمت سلسلہ کے موقعہ سے محروم ہوں۔

(۱) تعلیم کم از کم انگریزی مڈل پاس تک ہو۔ (۲) صحت اچھی ہو۔ (۳) جماعت کے پریذیڈنٹ کی طرف سے اس کے احمدی اور اس خدمت کے قابل ہونے کے لئے سفارشی چٹھی ہو (۴) عمر ۳۰ سال سے زیادہ نہ ہو۔ (۵) شادی شدہ ہو۔ اگر بیوی کچھ پڑھی لکھی ہو گی۔ تو ترجیح دی جائے گی (۶) زراعت کے کام کو اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ہو۔ ایسے دوست اپنی درخواستیں بہت جلد دفتر تحریک جدید میں ارسال فرما دیں۔ انچارج تحریک جدید

مالی کلاس میں داخلہ کیلئے احمدی نوجوانوں کی ضرورت

مالی کلاس جس میں گورنمنٹ ایگریکلچر کالج لائل پور کی طرف سے باغات سے متعلقہ جملہ کام سکھانے کا کورس رکھا گیا ہے۔ اس کا کورس ایک سال کا ہے۔ داخلہ کے لئے نوجوان کے سمجھ دار ہونے کی ضرورت ہے۔ تعلیم کیلئے کوئی معیار مقرر نہیں ہے۔ اس کلاس میں داخلہ ماہ اگست میں شروع ہوتا ہے۔ درخواستوں سے متعلقہ امور کی تکمیل پہلے کی جاتی ہے درخواستیں بہت جلد ارسال کر دینی چاہئیں۔

اس کلاس میں جو احمدی نوجوان تحریک جدید کے خرچ پر داخل ہو کر کام سیکھنا چاہئیں ان کے لئے یہ شرائط ہیں۔ جو دوست ان شرطوں کی پابندی کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید میں ارسال فرما دیں۔

۱۔ جماعت کے پریذیڈنٹ کی طرف سے تصدیقی چٹھی درخواست کے ساتھ شامل ہو۔

۲۔ صحت اچھی ہو۔ اور کچھ تعلیم بھی ہو۔ پرائمری پاس کو ترجیح دی جائے گی۔

۳۔ زمانہ تعلیم میں ان کو صرف ۱۰/۰ روپیہ ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔

۴۔ اگر مالی کلاس کے سالانہ امتحان میں فیل ہو جانے کی صورت میں سارے اخراجات دفتر تحریک جدید کے یکمشت نقد واپسی کی ذمہ واری کے لئے کسی شخص کی ضمانت پیش کی جائے۔

۵۔ مالی کلاس میں کامیاب ہونے کے بعد ۵ سال تک دفتر تحریک جدید کے ذریعہ تجویز کردہ جگہ پر باقاعدہ کام کرنا ہوگا۔ اس عرصہ میں ۱۵/۰ ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ اور کام کے اچھا ہونے کی صورت میں ایک روپیہ سالانہ ترقی دی جائے گی جو ۲۰/۰ ماہوار تک ہوگی۔

نوجوان بہت جلد اپنی درخواستیں دفتر تحریک جدید میں ارسال فرماویں۔ انچارج تحریک جدید

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ناگ پور ۲۸ جنوری - ایک مقامی اخبار کا بیان ہے کہ کانگرس اور گورنمنٹ کے مابین سمجھوتہ کی گفتگو شروع ہونے والی ہے - چنانچہ اس سلسلہ میں ایک خاص ایلچی دہلی سے وارد ہوا ہے جسے وائسرائے نے بھیجا تھا۔

بلگریڈ ۲۸ جنوری - فوجی ڈکٹیٹر شپ قائم کرنے کے بعد رومانیہ کی بندرگاہوں - کارخانوں - ہوائی اڈوں اور ریلوے سٹیشنوں پر فوجی کنٹرول قائم کر دیا گیا ہے - جنرل انٹانسکو وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا کہ رومانیہ قدم بہ قدم ہٹلر اور مسولینی کے ساتھ چلے گا - ہم صدق دل سے ان کے ساتھ ہیں۔

برلن ۲۸ جنوری - جرمنی کی سرکاری نیوز ایجنسی کا بیان ہے کہ مارشل پیٹان غیر مقبوضہ فرانس کے ڈکٹیٹر بن گئے ہیں اور انہوں نے سب اختیارات خود سنبھال لئے ہیں - باقی وزراء ان کے سامنے جوابدہ ہونگے - دو وزراء جو نازی پالیسی کے مخالف تھے وزارت سے نکال دیئے گئے ہیں - اب گویا وہاں ہٹلری اصول پر حکومت ہوگی

لنڈن ۲۸ جنوری - ہوائی جہازوں کو دوران پرواز میں ہی پٹرول مہیا کرنے کے تجربے کامیاب ثابت ہوئے ہیں - بلکہ اس پر عمل بھی ہو رہا ہے

گوجرہ ۲۸ جنوری - گندم وڈہ ۳/۶/۹ ملہ ۵۹۱ ۳/۷/- توریہ ۳/۱۲/- گُلی ۶/۶/۴ شکر ۳/۶/- بٹالہ میں گڑ ۲/۸/- شکر ۳/-/- ماش ۴/۸/- لائل پور میں گندم وڈہ ۳/۶/- ۷/۶/- چنے ۳/۹/- تولہ وڈہ ۳/۹/- ۱۳/۹/- کپاس دیسی ۵/-/- نرما ۷/۵/- گڑ ۳/۱۲/- شکر ۳/۸/-

لنڈن ۲۹ جنوری - افسوس کہ یونان کے وزیر اعظم جنرل میٹاکسس آج چل بسے آپ ۱۸۷۱ء میں پیدا ہوئے تھے ۱۸۹۰ء میں فوج میں بھرتی ہوئے - ۱۸۹۶ء میں جب یونان اور ترکی میں لڑائی ہوئی - تو آپ جنرل سٹاف میں شامل کئے گئے - ۱۹۰۵ء بعد میں چیف آف دی جنرل سٹاف ہو گئے ۱۹۱۳ء کے بعد آپ ریٹائر ہو گئے - ۱۹۳۶ء میں پھر وزیر اعظم مقرر ہوئے یہ آپ کی قابلیت کا ہی نتیجہ ہے - کہ یونان کی چھوٹی سی فوج اٹلی کو شکستوں پر شکستیں دے رہی ہے۔

ایتھنز ۲۹ جنوری - تمام علاقوں میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے - اور یونانی فوجیں اب ویلونا سے صرف پانچ میل دور رہ گئی ہیں بعض علاقوں میں اطالویوں نے جوابی حملے کئے - مگر ہر جگہ ان کو مار بھگایا گیا - انگریزی ہوائی جہازوں کے ساتھ اطالوی جہازوں کی ایک سخت لڑائی شمالی علاقہ میں بھی ہوئی

قاہرہ ۲۹ جنوری - لیبیا میں انگریزی فوجیں درنا کے اردگرد اپنے مورچے سنبھال رہی ہیں - لیبیا کی کئی اور بندرگاہیں بھی خطرہ میں ہیں۔

ملبورن ۲۹ جنوری - آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ طبرق کی جنگ میں اس ملک کے صرف تین سو سپاہی کام آئے ہیں۔

لنڈن ۲۹ جنوری - اٹلی کی پروپیگنڈا منسٹری افریقہ کی شکست کی اہمیت کو بہت کم کر کے دکھا رہی ہے اسی طرح اٹلی میں جو فسادات ہو رہے ہیں ان کی خبریں بھی شائع نہیں کی جاتیں معلوم ہوا ہے کہ شمالی اٹلی میں ایک جگہ فسادیوں نے دو سو اطالوی مارے گئے - اور تیورن کے ایک بازار میں ایک فیسی اسسٹ لیڈر کو مار دیا گیا۔

ٹوکیو ۲۹ جنوری - جاپان گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ تھائی لینڈ اور انڈو چائنا میں صلح کی بات چیت ایک جاپانی جنگی جہاز پر ہوگی - جاپان نے کمبوڈیا کی بعض بندرگاہیں مانگی ہیں - جہاں وہ چھاؤنیاں بنائے گا - وشی گورنمنٹ نے پوچھا ہے کہ اس کے اس مطالبہ کا کیا مطلب ہے۔

لنڈن ۲۹ جنوری - آج ملک معظم نے ایک فرمان پر دستخط کر دیئے ہیں جس کی رو سے ۱۸ سے ۱۹ سال کے نوجوانوں اور ۳۷ سے ۴۰ سال عمر کے مردوں کو فوجی خدمات کے لئے اپنے نام رجسٹر کرانے ہونگے - اس کا مقصد یہ ہے کہ بری بحری اور فضائی بیڑے کے لئے برابر آدمی ملتے جائیں۔

لنڈن ۲۹ جنوری - جنرل میٹاکسس کی جگہ اب موسیو الیگزانڈر کو یونان کا وزیر اعظم بنایا گیا ہے - آج نئی کیبنٹ کے ممبروں نے حلف وفاداری لیا - موسیو الیگزانڈر پہلے جنرل میٹاکسس کی کیبنٹ میں صحت کے وزیر تھے - ان کی عمر بھی ۷۵ سال ہے جنرل میٹاکسس کو گلے میں تکلیف تھی جس کے لئے اپریشن کیا گیا تھا - برطانیہ اور اس کے ساتھی ملکوں میں ان کی وفات کی خبر بڑے افسوس کے ساتھ سنی گئی - جنرل میٹاکسس نے اپنی زندگی میں ایسے کارنامے کئے ہیں کہ نہ صرف یونان میں بلکہ ساری دنیا میں ان کا نام عزت سے لیا جائے گا انہوں نے یونان کی سرحد پر قلعہ بندیوں کی ایک دیوار کھڑی کر دی تھی جو میٹاکسس لائن کے نام سے موسوم ہے - انہوں نے جو کام شروع کیا تھا گو اس کا نتیجہ وہ نہیں دیکھ سکے مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انہوں نے یونان کو کامیابی کا رستہ دکھا دیا ہے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری - گذشتہ دنوں صوبوں کے لیبر وزراء کی یہاں ایک کانفرنس ہوئی تھی - اس کانفرنس میں جو تجاویز پاس ہوئیں ان کی روشنی میں مرکزی اسمبلی میں چھ سرکاری بل پیش کئے جا رہے ہیں - جن کے نتیجہ میں مزدوروں کو چھٹیوں کی تنخواہ ملے گی - مزدور مجالس کو قانونی طور پر تسلیم کر لیا جائے گا - تجارتی فرموں اور دکانوں میں ہر ہفتہ ایک دن کی چھٹی ملیگی اور جو عورتیں کوئلہ کی کانوں میں کام کرتی ہیں - انہیں ولادت کے ایام میں خاص رعائتیں دی جائیں گی۔

لنڈن ۲۹ جنوری - اریٹریا میں انگریزی پیدل اور موٹر فوج کے دستے برابر بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری گورنر مدراس کے جنگی فنڈ میں ۲۷ لاکھ ۶ ہزار روپیہ بمبئی کے جنگی فنڈ میں ۳۵ لاکھ روپیہ اور پنجاب کے جنگی فنڈ میں ساڑھے بیالیس لاکھ روپیہ سے زیادہ اکٹھے ہو چکے ہیں - ریاست جاورا نے ایمبولنس کاروں کے لئے چار ہزار روپیہ دیا ہے۔

کلکتہ ۲۹ جنوری - مسٹر سوبھاش چندر بوس جو تین دن سے لاپتہ تھے وہ آج شام کو جھریا میں گرفتار کر لئے گئے۔

لنڈن ۲۹ جنوری - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ انگریزی ہوائی جہاز کل مغربی یورپ میں حملہ کے لئے نہیں گئے - البتہ دشمن کے کچھ جہاز لنڈن پر اڑتے دیکھے گئے - مگر انہوں نے کوئی بم نہیں گرایا - ایک جہاز دریائے ٹیمز پر اڑتا نظر آیا مگر وہ لنڈن تک نہ پہنچا اور رستہ سے ہی واپس چلا گیا۔

لنڈن ۲۹ جنوری کچھ عرصہ سے نازی اس قسم کی خبریں نشر کر رہے ہیں کہ برطانیہ اور اس کے ساتھی ممالک کے اتنے جہازوں پر حملہ کر کے انہیں برباد کر دیا گیا مگر نازی ان جہازوں کا نام نہیں لیتے - اور جب کسی طرح نام کا پتہ چلتا ہے - تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ جہاز سلامتی کے ساتھ اپنے اڈوں پر واپس پہنچ چکے ہیں - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انگریزی تجارتی جہازوں پر حملہ کی خبریں بالعموم جھوٹی ہوتی ہیں۔

لنڈن ۲۹ جنوری صوبوں کی گورنمنٹ نے لڑائی کے لئے بوجھ لادنے کی گاڑیاں اکٹھی کرنے کی سکیم منظور کر لی ہے ہر صوبہ کے لوگوں سے مطالبہ کیا جائیگا کہ وہ اپنی لاریاں گورنمنٹ کے پاس فروخت کر دیں گورنمنٹ مناسب قیمت پر انہیں خرید لے گی اور اگر کوئی دینے سے انکار کریگا تو اس سے زبردستی لاری لے لی جائے گی اس طرح جو ڈرائیور بیکار ہو جائینگے انہیں فوج میں بھرتی کر لیا جائیگا بشرطیکہ وہ اس کے لئے تیار ہوں اور بشرطیکہ وہ بھرتی کے قابل ہوں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر: غلام نبی